



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ جان محمد فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے ایک بیٹا، ایک بیٹی اور ایک بیوی، اس کے بعد بیٹا فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے پانچ بیٹے ایک بیوی، دو بیٹیاں بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ فوت ہونے والے کی ملکیت میں سے سب سے پہلے مرحوم کے کفن دفن کا خرچہ نکالا جائے گا دوسرے نمبر پر اگر قرض میت پر قرض میت پر قرض تھا تو اسے ادا کیا جائے تیسرے نمبر پر اگر جائز وصیت کی تھی تو اسے سارے مال کے تیسرے حصے تک سے ادا کی جائے پھر بقیہ ملکیت کو ایک روپیہ قرار دے کر اس طرح سے تقسیم ہوگی۔

فوت ہونے والا جان محمد کل ملکیت 1 روپیہ

وارث : بیوی 2 آنے، بیٹا 9 آنے 4 پانی بیٹی 4 آنے 8 پانی۔

فوت ہونے والا دھنی بخش کی کل ملکیت 1 روپیہ

وارث : بیوی 2 آنے، 4 بیٹوں میں سے ہر ایک کو 2 آنے 4 پانی، دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک کو 1 آنے 2 پانی۔

: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

(وَإِنْ كَانَ لَكُم مِّنْ وَلَدٍ فَلِلنِّسَاءِ)

قرآن تعالیٰ : لِلزَّكَاةِ مِثْلُ الْوَلَدِ (النساء)

حدامہ عہدی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 593

محدث فتویٰ